Tauheed Centre
مرکز التوحید، نیپال

اسلام کی حقیقی نمائندہ تحریریں

ماہنامہ نورِ توحید کرشنانگر، نیپال

۳۹واں سال

ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ستمبر ۲۰۲۶ء

شعور و آگہی:
سیلاب اشک میری آنکھوں سے پھوٹ نکلے

مدیر مسئول
عبد العظیم مدنی جھنڈانگری

شعبۂ دعوت واشاعت:
مرکز التوحید (جامعۃ خدیجۃ الکبریٰ)
جھنڈانگر، کپل وستو، نیپال

حصولِ علم کی اہمیت اور اس کے آداب

زہراء بتول سنابلی بنت عبدالعلیم سلفی (نئی دہلی)

علم انسانی زندگی میں ارتقاء وعروج اور اس کے لئے تزئین وزیبائش کی معراج ہے۔ علم ہی انسان کو صحیح اور غلط کی تمیز سکھاتا ہے۔ اطاعتِ الٰہی کے لیے علم کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ علم نور ہے اور جہل تاریکی ہے، شریعت اسلامیہ میں علم کی حیثیت کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ جو فرد ترویج واشاعتِ علم کے لیے جدوجہد کرتا ہے اس کے لیے عظیم اجر وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، کیونکہ علم کی اشاعت ان تین اُمور میں سے ایک ہے جن کا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہتا ہے۔ (صحیح مسلم/۱۶۳۱)

ذیل کی سطور میں ہم علم کی اہمیت اور اس کے آداب سے متعلق چند باتیں رکھنا چاہیں گے۔ اللہ تعالی ہمیں زیور علم سے آراستہ کرے۔

علم کی تعریف:

لغوی تعریف: علم جہل کی ضد ہے اور لغت میں اس کے بہت سارے معانی ہیں، جیسے: معرفت، فہم، یقین، علامت، اثر، تمیز اور آگاہی وغیرہ۔ درحقیقت علم ایک ایسا صحیح اور بنیادی مادہ ہے جو کسی چیز پر ایسے اثر اور علامت پر دلالت کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوسری چیزوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔

اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں علم کی مختلف الفاظ میں تعریف کی گئی ہے، جن کا مفاد ایک ہی ہے، اور وہ ہے: ''کسی چیز کو اس کی اصل حقیقت کے مطابق پختہ طور پر جاننا''۔ (دیکھیے: المعجم الوسیط اور لغت اور اُصول کی دیگر کتابیں)۔

شرعی تعریف: علم کی شرعی تعریف بھی علماء نے مختلف الفاظ میں کیا ہے جن کا خلاصہ ہے: ''شرعی علم سے مراد اس ہدایت اور واضح دلیلوں کی معرفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل فرمائی ہیں۔ اور ایسا علم جو انسان کو نیک اعمال کی طرف راغب کرے''۔ چنانچہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور ہدایت کے راستے پر چلنا ہی اصل علم ہے اور اس پر عمل کرنا ہی بہتر طریقہ وعمل ہے۔ (کتاب العلم لابن العثیمین ۹/)۔

علم حاصل کرنے کا حکم:

حیثیت اور نوعیت کے اعتبار سے علم کے حصول کے مختلف احکام ہیں جن کو کئی زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جیسے: شرعی علوم، عام دنیاوی علوم، جائز ومباح علوم اور حرام وناجائز علوم وغیرہ جن کی بنیادی طور پر مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

(۱) شرعی علوم: اسلام میں شرعی علوم حاصل کرنا ہر مسلمان پر دو طرح سے لازم ہے: اول: فرض عین: وہ علوم جو دین کے عقائد اور اور بنیادی مسائل سے متعلق ہیں، جیسے: اللہ تعالی کی معرفت، رسول کی معرفت اور دین کی معرفت اور اسی طرح روز مرہ کی زندگی میں پیش آنے والے مسائل کا علم، جیسے نماز، روزہ اور وضوء وغیرہ۔ دوم فرض کفایۃ: جیسے: دین میں گہرا رسوخ اور معرفت حاصل کرنا، فقہ وفتاوی اور مسائل کی گہرائی کا علم وغیرہ۔

(۲) دنیاوی علوم: دنیاوی علوم میں کچھ علوم جب دین، قوم وملت اور وطن کوان کی ضرورت ہوفرض کفایہ کے حکم میں آتے ہیں، جیسے: طب، دفاعی ٹیکنالوجی اور معاشیات وغیرہ کا علم، خاص طور سے دفاعی ٹیکنالوجی اور اس کی تیاری سے متعلق۔ اور کچھ علوم مباح ہیں جیسے: زندگی میں کام آنے والے وہ تمام علوم جن کے حصول سے نہ کوئی خاص دینی فائدہ ہو اور نہ ہی دنیاوی فائدہ۔ لیکن اگر ان مباح اور جائز علوم کو حاصل کرنے کا مقصد اپنے نفس کے ساتھ ساتھ اہل خانہ، والدین، اقرباء، معاشرہ اور ملک وقوم کو کسی طرح کا مادی اور معنوی فائدہ پہونچانا ہو تو پھر اسکی نیت اور قصد وارادہ کے اعتبار سے اس کا حکم اور ثواب بدل جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۳) حرام وناجائز علوم: کچھ ایسے علوم بھی ہیں جن کا حصول ایک مؤمن بندہ کے لئے حرام ہے، جیسے: جادو کا علم، سود اور ربا سے متعلق نظام اور کاروبار کو فروغ دینے کے طریقے سیکھنا اور وہ تمام علوم جن کا مقصد حرام کمائی اور غلط راستوں کو چننے کا ہو اور جو معاشرے میں بگاڑ اور فساد کا سبب بنیں۔

حصولِ علم کی اہمیت:

اسلام میں حصولِ علم کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ اگر ہم اس کی اہمیت کا احصاء کریں تو ایک مستقل کتاب تیار ہو جائے گی، اس لئے ہم اس سے متعلق چند نکات کا ذکر مختصرا کر دینا مناسب سمجھتے ہیں:

(۱) علم کی بدولت ہی انسان میں خیر، سعادت اور عزت پیدا ہوتی ہے۔

(۲) علم انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت اور وسعت عطا کرتا ہے۔

(۳) علم حق وباطل اور خیر وسعادت کی پہچان کا سب سے اہم اور بڑا ذریعہ ہے، اور وہ انسان کو صحیح اور غلط، نیک اور بد، اور فائدہ اور نقصان کے درمیان فرق سکھاتا ہے۔

(۴) اسلام میں پہلا حکم حصول علم کا تھا قرآن مجید کی سب سے پہلی نازل ہونے والی آیت کا پہلا لفظ ''اِقْرَأْ'' (پڑھ!) ہے، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام کی بنیاد علم پر ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّکَ الْأَکْرَمُ الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ﴾ (پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب نہایت کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا، انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا)۔ (سورۃ العلق:۱-۵)۔

(۵) علم شرعی کا حصول ایک مسلمان مرد ہو خواہ عورت سب کے لئے ایک فریضہ ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلَی کُلِّ مُسْلِمٍ" ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے'' (سنن ابن ماجۃ/۲۲۴، علامہ البانی نے طرق وشواہد کی بناء پر اسے صحیح کہا ہے)

(۶) حصول علم کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اس میں زیادتی کی دعاء کا حکم دیا ہے، فرماتا ہے: ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا﴾ (اور کہو: اے میرے پروردگار! میرا علم بڑھا)۔ (سورۃ طہ:۱۱۴)

(۷) انسانیت کو پہلا شرف اسی علم کی وجہ سے حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر جو فضیلت دی، وہ علم ہی کی بنیاد پر تھی ﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِکَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِی بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِن کُنتُمْ صَادِقِینَ قَالُوا سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّکَ أَنتَ الْعَلِیمُ الْحَکِیمُ قَالَ یَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ

أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا، اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ ان سب نے کہا اے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے، پورے علم وحکمت والا تو تو ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تم ان کے نام بتا دو۔ جب انہوں نے بتا دیئے تو فرمایا کہ: کیا میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا کہ زمین اور آسمانوں کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے تھے)۔ (سورۃ بقرۃ: ۳۱-۳۳)

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک تو فرشتوں پر حکمت تخلیق آدم واضح کردی۔ دوسرے دنیا کا نظام چلانے کے لئے علم کی اہمیت وفضیلت بیان فرمادی، جب علم کی یہ حکمت اور اہمیت فرشتوں پر واضح ہوئی، تو انہوں نے اپنے قصور علم وفہم کا اعتراف کرلیا۔ فرشتوں کے اس اعتراف سے یہ بھی واضح ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے، اللہ کے برگزیدہ بندوں کو بھی اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے۔

(۸) قرآن مجید میں علماء کا مقام واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل وسمجھ والے ہیں)۔ (سورۃ الزمر: ۹)

(۹) حصول علم سے جنت کا راستہ آسان ہوتا ہے، رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ"۔ ''جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے''۔ (سنن ابی داود/۳۶۴۱، سنن ترمذی ۲۶۸۲، شواہد اور متابعات کی بنا پر علامہ البانی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے)۔

(۱۰) عالم کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر ہے، اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں اس شخص کے لیے جو نیکی وبھلائی کی تعلیم دیتا ہے خیر وبرکت کی دعائیں کرتی ہیں''۔ (سنن الترمذی ۲۶۸۵، علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے)۔

(۱۱) شخصیت کی تعمیر، عزت وسربلندی کے حصول، روزہ گار اور وسائل زندگی کے حصول، برائیوں کے خاتمے اور صحت وتندرستی کے وسائل کی توفیر میں علم کا بہت بڑا عمل ودخل ہے جس سے کوئی بھی صاحب عقل انکار نہیں کرسکتا۔

(۱۲) علم وہ روشنی ہے جو نہ صرف اپنے حاصل کرنے والے لئے اس کے راستوں کو منور کرتی ہے بلکہ پورا معاشرہ اس کی کرنوں اور ضیا پاشی سے منور ہو کر اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

(۱۳) بغیر علم کے انسان کی مثال اس اندھے کی سی ہے جو تاریک راستے پر گامزن ہو، چنانچہ بغیر علم کے انسان کو اپنی زندگی ادھوری اور اندھیری سی لگتی ہے۔ اور بارہا اس کے سامنے ایسے مواقع آتے ہیں جہاں علم کے بغیر اسے اپنی زندگی میں بہت بڑی کمی نظر آتی ہے اور وہ کئی بار اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتا ہے۔

(۱۴) علم کی اہمیت کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ عام حالات میں ایک مسلمان کے لئے کتا پالنا حرام ہے، یہاں تک کہ اگر وہ کسی برتن میں منہ لگا دے تو اسے سات بار دھلنے کا حکم ہے۔لیکن وہیں پر الکلب المعلم (سکھایا اور سدھایا ہوا کتا) نہ یہ کہ اس کا رکھنا جائز ہے بلکہ اس کا شکار بھی حلال ہے، یہاں تک کہ اگر آدمی بسم اللہ پڑھ کر اسے شکار پر چھوڑتا ہے اور اس نے شکار کر کے اسے مار ڈالا پھر بھی اس کا کھانا حلال ہے۔ہاں اگر اس نے خود بھی اس میں سے کھالیا تو اسے نہیں کھایا جائے گا، کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔(صحیح بخاری/۵۴۸۴، صحیح مسلم/۱۹۲۹)

حصولِ علم کے آداب:

علم ایک مقدس امانت اور نور ہے، اور اس نور سے وہی لوگ مکمل طور پر مستفید ہوتے ہیں جو اس کے آداب کا خیال رکھتے ہیں۔علم حاصل کرنے کے اہم آداب درج ذیل ہیں:

(۱) علم کے حصول کے لئے نیت کی پاکیزگی (اخلاص) بہت ضروری ہے، علم صرف اللہ کی رضا، آخرت کی کامیابی، جہالت کو دور کرنے، اور حق کو جاننے کے لیے حاصل کیا جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" ''تمام (اچھے) اعمال کا دارومدار نیت پر ہے"۔(صحیح بخاری/۱، صحیح مسلم/۱۹۰۷)۔چنانچہ انسان جس نیت سے علم حاصل کرتا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالی اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

(۲) شہرت، فخر ومباہات، یا محض دنیاوی مال ودولت کمانے کی نیت سے علم حاصل نہ کیا جائے۔کیونکہ ریاء کاری اور دکھاوے کے لئے علم حاصل کرنے کا انجام قیامت کے دن بڑا بھیانک ہوگا، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ: ''قیامت کے دن جن تین افراد کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا ان میں سے ایک وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا، دوسروں کو سکھایا اور قرآن پڑھا۔اسے اللہ کے سامنے لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا۔اللہ پوچھے گا: تو نے ان نعمتوں کے بدلے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے لیے علم حاصل کیا، سکھایا اور قرآن پڑھا۔اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا! تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا تھا تا کہ تجھے ''عالم'' کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا تا کہ تجھے ''قاری'' کہا جائے، سو وہ تو کہا جا چکا۔پھر حکم دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا''۔(صحیح مسلم/۱۹۰۵)

(۳) طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ تکبر اور غرور سے بچے، کیونکہ تکبر علم کی آفات میں سے ایک بڑی آفت ہے۔جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

العلم حربٌ للفتى المتعالى
كالسيل حربٌ للمكان العالى

(علم مغرور اور تکبر کرنے والے جوان کا دشمن ہے۔بالکل اسی طرح جیسے سیلاب اونچی جگہ کا دشمن ہوتا ہے۔)

یعنی تکبر کرنے والا کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا جس طرح سیلاب کا پانی کبھی اونچی جگہ پر نہیں ٹھہرتا اور دائیں بائیں ہو کر نیچے بہہ جاتا ہے ویسے ہی علم کو تکبر وگھمنڈ کے ساتھ استقرار حاصل نہیں ہوتا۔

(۴) استاد ومعلم کا احترام علم کی کامیابی کی پہلی شرط ہے۔استاد کی بات کو غور سے سننا، ان کی بات نہ کاٹنا، اور ان کے سامنے عاجزی اختیار کرنا ضروری ہے۔اور یہ بھی ضروری اور علم کے آداب میں سے ہے کہ اپنے اساتذہ اور معلمین کے لیے ہمیشہ خیر وبرکت کی دعا کی جائے۔

(۵) طالبِ علم کے لئے اپنے اندر عاجزی اور انکساری پیدا کرنا ضروری ہے جو اسے متواضع، منکسر المزاج اور صبر وثبات کا خوگر بناتا ہے۔

(٦) بوقت ضرورت لاعلمی کا اظہار بھی علم اور صاحب علم کے آداب میں سے ہے، چنانچہ اسے جو بات معلوم نہ ہو، اس پر بلا جھجک "مجھے نہیں معلوم" کہنے کا حوصلہ رکھنا چاہئے۔

(٧) کتاب کی قدر و قیمت پہچاننا ایک طالب علم کے لئے ضروری اور اہم ہے جیسے: کتاب کو ادب سے رکھنا، اس کا بے جا استعمال نہ کرنا، اسے جب بھی موقع ملے مطالعہ اور مراجعہ میں لانا۔

(٨) وقت کی قدر و قیمت پہچاننا ایک طالب علم کے لئے ضروری ہے بلکہ حصول علم میں وقت کی ناقدری علم میں ناپختگی کا اہم سبب ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنے وقت کو فضول کاموں اور سستی اور لاپرواہی میں ضائع نہ کرنا علم میں نکھار اور پختگی کا سبب ہے اس لئے ایک طالب علم کو زیادہ سے زیادہ وقت نصوص کے حفظ، مطالعہ اور تحقیق کو دینا چاہئے۔

(٩) حصول علم میں سوال کرنے کا سلیقہ صلاحیت کے لئے مہمیز اور علم کے تئیں تحریص اور تحریک کا کام کرتا ہے کیونکہ علم کی کنجی سوال ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ سوال ہمیشہ سیکھنے اور سمجھنے کی نیت سے کیا جائے، استاد کو آزمانے یا نیچا دکھانے کے لیے نہیں۔ صحیح وقت پر اور باادب طریقے سے سوال پوچھا جائے۔

(١٠) حصول علم کے لئے گناہوں سے پرہیز اور باطنی پاکیزگی ضروری ہے کیونکہ علم ایک نور ہے اور گناہ اندھیرا اور نور اور اندھیرا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اپنے دل اور فکر کو بری باتوں، حسد، اور برے کاموں سے پاک رکھنا علم کے اہم اور ضروری آداب میں سے ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا مشہور شعر ہے:

شَكَوتُ إِلى وَكِيعٍ سوءَ حِفظي
فَأَرشَدني إِلى تَركِ المَعاصي
وأخبرني بِأَنّ العلمَ نورٌ
ونورُ اللّٰهِ لا يُهدى لِعاصي

(میں نے (اپنے استاد) وکیع سے اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی، تو انہوں نے مجھے گناہوں کو چھوڑ دینے کی ہدایت فرمائی۔

اور مجھے بتایا کہ بے شک علم ایک نور ہے اور اللہ کا نور کسی گناہ گار و نافرمان کو تحفے میں نہیں دیا جاتا۔)

(١١) عمل بالعلم یعنی جو کچھ بھی سیکھا ہے اس پر عمل کرنا علم کا نہایت ہی ضروری اور لازمی حصہ ہے کیونکہ علم کا اصل مقصد ہی اس پر عمل ہوتا ہے، اس لئے جو کچھ سیکھا جائے اس پر خود عمل کرنا علم کا سب سے بڑا ادب اور اس کی حفاظت کی عملی تطبیق ہے۔ عمل کے بغیر علم اس درخت کی طرح ہے جس پر پھل نہ ہو یا وہ چراغ جس کے اندر تیل تو ہے لیکن اس کے اندر روشنی پھیلانے کی صلاحیت نہیں ہے۔

(١٢) علم کے حصول کے بعد اور آنے والی زندگی میں خاص طور سے شرعی علوم کے تئیں یہ ضروری ہے کہ علم کے آداب اور اس کے حقوق کی پاسداری کی جائے اور اس کی تطبیق وتعامل اور تعلیم ودعوت میں سلف کے منہج کی اتباع کی جائے، کیونکہ پوری اسلامی تاریخ میں جن لوگوں نے سلف کے منہج سے ہٹ کر شرعی علوم کی تطبیق کی یا اس کے افہام وتفہیم میں تعقل پسندی اور منطق وفلسفہ کی راہ اختیار کی وہ گمراہ ہوئے جس کے نتیجے میں بے شمار باطل نظریات اور عقائد نے جنم لئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح علم کے حصول کی توفیق عطا فرمائے اور کتاب وسنت پر سلف صالحین کے فہم کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم۔